ادب کیا ہے؟

ادب(Literature,) عربی زبان کا لفظ ہے اور مختلف النوع مفاہیم کا حامل ہے۔ ظہور اسلام سے قبل عربی زبان میں ضیافت اور مہمانی کے معنوں میں استعمال ہوتا تھا۔ بعد میں ایک اور مفہوم بھی شامل ہوا جسے ہم مجموعی لحاظ سے شائستگی کہہ سکتے ہیں۔ عربوں کے نزدیک مہمان نوازی لازمہ شرافت سمجھی جاتی ہے۔

چنانچہ شائستگی، سلیقہ اور حسن سلوک بھی ادب کے معنوں میں داخل ہوئے۔ اسلام سے قبل خوش بیانی کو اعلیٰ ادب کہا جاتا تھا۔ بنو امیہ کے زمانے میں بصرے اور کوفے میں زبان کے سرمایہ تحریر کو مزید فروغ حاصل ہوا۔ اس زمانے میں گرامر اور صرف و نحو کی کتب لکھی گئیں تاکہ ادب میں صحت مند انداز بیان قائم رہے۔

میتھیو آرنلڈ کے نزدیک:

"وہ تمام علم جو کتب کے ذریعے ہم تک پہنچا ہے، ادب کہلاتا ہے۔"

کارڈ ڈینیل نیومین کہتا ہے:

"انسانی افکار، خیالات اور احساسات کا اظہار زبان اور الفاظ کے ذریعے ادب کہلاتا ہے۔"

bsurdunotes.com

ادب کسے کہتے ہیں ؟اس کی تعریف ایک جملے میں آسانی سے نہیں کی جاسکتی۔ کوئی کہتا ہے کہ ادب زندگی کی ترجمانی کرتا ہے۔ کوئی کہتا ہے کہ ترجمانی ہی نہیں کرتا بلکہ زندگی کی تنقید بھی کرتا ہے اور اسکی تفسیر بھی پیش کرتا ہے۔

لیکن اجمالی طور پر کہا جاسکتا ہے کہ ادب اس تحریر کو کہتے ہیں جس میں روز مرہ کے خیالات سے بہتر اور روز مرہ کی زبان سے بہتر زبان کا اظہار ہوتا ہے۔ادب انسانی تجربات کا نچوڑ پیش کرتا ہے،انسان دنیا میں جو کچھ دیکھتا ہے، جو تجربے حاصل کرتا ہے، جو سوچتا۔ سمجھتا ہے،اسکے رد عمل کا اظہار ادب کی شکل میں کرتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ ادب زندگی کے وسیع تر مسائل کا احاطہ کرتا ہے اور اس کے ذریعے پروان چڑھتا ہے۔ادب انسان کو جینے میں مدد دیتا ہے۔

ڈاکٹر جمیل جالبی کہتے ہیں:

"ادب زندگی کے اظہار کا نام ہے۔ ادب چونکہ لفظوں کی ترتیب و تنظیم سے وجود میں آتا ہے اور ان لفظوں میں جذبہ و فکر بھی شامل ہوتے ہیں، اسلئے کہا جا سکتا ہے کہ لفظوں کے ذریعے جدبے، احساس یا فکر و خیال کے اظہار کو ادب کہتے ہیں"۔

یہ ایک ایسی تعریف ہے جسمیں کم و بیش ہر وہ بات جس سے کسی جذبے، احساس یا فکر کا اظہار ہوتا ہے اور جو منہ یا قلم سے نکلے، ادب کہلائے گی۔ لیکن ہم سب جانتے ہیں کہ ہر وہ بات جو منہ سے نکلتی ہے یا ہر وہ بات جو قلم سے ادا ہوتی ہے۔ادب نہیں ہے۔

bsurdunotes.com

عام طور پر اخبار کے کالم یا ادارے ادب نہیں کہلاتے حالانکہ ان میں الفاظ بھی ہوتے ہیں اور اثر و تاثیر کی قوت بھی، ہم سب خط لکھتے ہیں لیکن ہمارے خطوط ادب کے ذیل میں نہیں آتے لیکن اسکے بر خلاف غالب کے خطوط ادب کے ذیل میں آتے ہیں، غالب اور دوسرے خطوط کے فرق کو دیکھتے ہوئے یہ بات سامنے آتی ہے کہ ایسی تحریر کو ادب کہا جاسکتا ہے جسمیں الفاظ اس ترتیب و تنظیم سے استعمال کئے گئے ہوں کہ پڑھنے والا اس تحریر سے لطف اندوز ہو اور اس کے معنی سے مسرت حاصل کرے۔

یہ اُسی وقت ممکن ہے، جب لفظ و معنی اس طور پر گھل مل گئے ہوں کہ ان میں رس پیدا ہو گیا ہو، یہی اس کسی چیز کو ادب بناتا ہے-اس مسرت کا تعلق ہمارے باطن میں چھپے ہوئے اس احساس سے ہو گا جس کا ہمیں ادراک ہوا ہے، یہ وہ تحریر ہو گی جس نے ہمارے شعور اور ہمارے تجربوں کے خزانوں میں اضافہ کیا ہے اور ان دیکھے تجربات سے اس طرح مانوس کر دیا ہے کہ وہ تجربے ہمارے اپنے تجربے بن گئے ہیں۔

یہ وہ تحریر ہو گی جس کا اثر وقتی نہیں ہو گا بلکہ اسمیں ابدیت ہو گی۔اور جو زمان و مکاں سے آزاد ہو کر آفاقیت کی حامل ہو گئی۔ انہی خصوصیات کی وجہ سے مثنوی مولانا روم، دیوان حافظ، کلام، غالب، اشعار میر، تخلیقات شیکسپیر اور مکالمات افلاطون ہمیں آج بھی متاثر کرتے ہیں۔اور ہمارے تجربات و شعور میں احساس مسرت کے ساتھ اضافہ کرتے ہیں۔

جس تحریر میں بیک وقت یہ سب خصوصیات موجود ہوں گی، وہ تحریر ادب کہلائے گی۔ اور جتنی زیادہ یہ خصوصیات ہوں گی،وہ تحریر اسی اعتبار سے عظیم ادب کے ذیل میں آئے گی۔

bsurdunotes.com

ادب کے سلسلے میں یہ بات ذہن نشین رہنی چاہیئے کہ ادب زندگی میں کسی چیز کا بدل نہیں ہے۔اور اگر اس کی حیثیت کسی اور چیز سے بدل کی ہے تو پھر وہ ادب نہیں ہے۔ادب ایسا اظہار ہے جو زندگی کا کا شعور وادراک حاصل کرنے کے لئے بنیادی حیثیت رکھتا ہے ادب میں انسان کے تخیلی تجربے کو ابھارنے کی ایسی زبردست قوت ہوتی ہے کہ پڑھنے والا اس تجربے کا ادراک کرلیتا ہے۔

ادب میں متحرک کرنے اور ہماری روح میں موجود خفتہ صلاحیتوں کو بیدار کرنے کی غیر معمولی قوت ہوتی ہے۔ ادب کے ذریعے ہم زندگی کا شعور حاصل کرتے ہیں۔ یہ ادب کا خاص منصب ہے۔ادیب ایک ایسا انسان ہے جسمیں ادراک کی صلاحیت بھی ہوتی ہے اور اس کے اظہار کی قوت بھی۔

اسکے ادراک واظہار میں اتنی داخلی وخارجی وسعت اور تہ داری ہوتی ہے کہ ادب انفرادی وخیالی ہوتے ہوئے بھی آفاقی ہوتا ہے جتنا بڑا ادیب ہوگا، اسکے تجربے کا تنوع، اس کا شعور وادراک اور اس کا اظہار اتنا ہی بڑا اور آفاقی ہوگا۔

ادب کے ذریعے ہم بلوغت کے درجے پر آئے ہیں۔ زندگی بسر کرتے ہوئے ہم پر بہت سے جذبے گزرتے ہیں ۔ بہت سے ادھورے معانی ہمارے ذہن میں ابھرتے ہیں۔ نامعلوم احساس سے ہمیں واسطہ پڑتا ہے۔ ہم میں بغاوت کا میلان پیدا ہوتا ہے. لیکن یہ سب ہمارے لئے گونگے اور بے نام ہوتے ہیں۔

bsurdunotes.com

لیکن جب ان سے ہمارا واسطہ ناول، افسانے، شاعری، ڈرامے یا مضمون میں لفظوں کے حسین، پُر رس اور جاندار ترتیب و تنظیم کے ساتھ پڑتا ہے تو ہم ان کا ادراک حاصل کر لیتے ہیں اور یہ جذبے سے، یہ احساس، یہ میلان یہ تجربے ہمارے شعور کا حصہ بن جاتے ہیں اور اس طرح ہم زندگی میں نئے معنی تلاش کر لیتے ہیں.

ادب زندگی میں نئے معانی تلاش کرنے کا نام ہے اور اسی لیے ادب زندگی کے شعور کا نام ہے۔ اسی شعور کے ذریعے ہم بدلتے ہیں۔ ہم وہ نہیں رہتے جو اس وقت ہیں اور اسی سے ہمارے اندر قوت عمل پیدا ہوتی ہے۔ زندگی کے ایسے تجربے، جن سے ہمیں کبھی واسطہ نہیں پڑا ادب کے ذریعے براہ راست ہمارے تجربے بن جاتے ہیں اور ہمیں اور ہمارے انداز فکر کو بدل دیتے ہیں۔

ہم نے اکثر لوگوں کو یہ کہتے سنا ہے کہ یہ بات حقیقت نہیں، محض شاعری یا افسانہ ہے۔ کہنے والا جب یہ بات کہتا ہے تو اس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ شاعری اور افسانہ دراصل جھوٹ ہوتے ہیں۔ لیکن انھیں اگر تجربے کے حوالے سے دیکھا جائے تو اس "بظاہر" جھوٹ میں انسانی تجربے کی وہ سچائی چھپی ہوا۔ جو ہمیں نیا شعور عطا کرتی ہے۔

آپ چاہیں تو اسے یوں کہہ سکتے ہیں کہ ادب ایسا جھوٹ ہے۔ جو ہمیں سچائی کا نیا شعور عطاء کرتا ہے اور اسی لیے اب تک انسان اور انسانی معاشرہ زندہ و باقی ہے۔ ہمیں ہوا کی طرح ادب کی ضرورت بھی ہمیشہ باقی رہے گی۔

ادب آزادی کی روح کا اظہار ہے۔

bsurdunotes.com

آج کی جدید زندگی میں سائنس پر غیر معمولی اور ہے۔ سائنس نے اشیاء کو تو ہمارے شعور میں داخل کر دیا ہے لیکن فکر و احساس کو زندگی سے نکال باہر کیا ہے اور اسی وجہ سے اس وقت ساری دنیا ایک ہولناک عدم توازن کا شکار ہے۔ زندگی ساری ترقیوں اور حیرت ناک ایجادات و انکشافات کے باوجود معنویت و توازن سے عاری ہو گئی ہے۔

اسلئے ساری دنیا اس وقت ایک ایسے نظام خیال اور تصور حقیقت کی تلاش میں ہے جس سے انسان اپنے وجود کو با معنی بنا سکے۔ یہ کام ادب کے ذریعے ہی ہو سکتا ہے۔ ادب ایک طرف ہمیں مسرت بہم پہنچاتا ہے، احساس جمال سے لطف اندوز کرتا ہے دوسروں کے تجربات سے ہمارا تزکیہ (کیمیاسند) کرتا ہے اور دوسری طرف لفظوں کی جمالیاتی ترتیب سے احساس جذبے یا خیال کو غیر ضروری عناصر سے پاک کر کے اس طور پر سامنے لاتا ہے کہ ہم بھی اسے پڑھتے ہوئے غیر معمولی بلندیوں پر پہنچ جاتے ہیں۔

ادب کا کام تو زندگی میں معنی تلاش کرنا ہے اور ان کا رشتہ ماضی سے قائم کر کے مستقبل سے جوڑ دیتا ہے ادب کا حوالہ خود زندگی ہے اور وہ اسے ہی آگے بڑھاتا ہے۔ ادب تو انسانی تجربے کے مکمل علم و آگاہی کا نام ہے اور یہ علم و آگاہی وہ غیر معمولی مرتب و منظم صلاحیت ہے، جس سے اظہار کی صلاحیت صرف باشعور و دردمند انسان کے پاس ہے۔

وہ انسان جو نہ صرف اس کی اظہار پر قدرت رکھتا ہے بلکہ جس کا اظہار سچا بھی ہے اور حسین بھی، مکمل بھی ہے اور مؤثر و مثبت بھی، اسلیئے ادب تنقید حیات ہے اور زندگی کے گہرے پانیوں میں ڈوب کر سُراغ زندگی پانے کا نام ہے۔

bsurdunotes.com

ادب فکر و خیال اور زبان و بیان کے موزوں اور لطیف اظہار کا نام ہے۔ خیال کے سلسلے میں رنگینی عق نزاکت، مطابقت حالات اور موزو زینت جبکہ زبان کے معاملے میں قدرت بیان حسن ادا، جرت، روانی مطابق محل، قدرت اظہار و غیرہ کالحاظ رکھنا، ایک ادیب کی فنکارانہ مہارت کیلیئے لازمی ہے۔

bsurdunotes.com

بی ایس اردو نوٹس

BS- Urdu Notes

Download in PDF Form: visit our BS Website

www.bsurdunotes.com

Thanks……………………….!